

3895 - خطرناك كھیل كھیلنے کا حکم

سوال

خطرناك كھیل اور ورزش مثلاً بلند رسی پر چلنا، اور اونچی اور بلند جگہوں سے چھلانگ لگانا، اور سانپوں کے پنجرے میں بند ہونا وغیرہ کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس طرح شریعت اسلامیہ نے اپنے بدن اور جسم کا خیال رکھنے اور اس کی دیکھ بھال کا حکم دیا ہے، اسی طرح بدن کو کسی بھی قسم کا نقصان اور ضرر دینا بھی حرام کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نہ تو کسی کو نقصان اور ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ "

اسے ابن ماجہ نے کتاب الاحکام حدیث نمبر (2332) اور امام احمد نے حدیث نمبر (2719) اور امام مالک نے موطا حدیث نمبر (1234) میں روایت کیا ہے۔

علماء کرام نے خطرناك كھیل اختیار کرنے میں کلام کی ہے:

فقہ حنفی کی کتاب " الدر المختار " کے مصنف کہتے ہیں:

(... اور اسی طرح ہر ماہر شخص جو اپنی سلامتی کو قائم رکھ سکتا ہو خطرناك كھیل مثلاً تیرانداز پر تیر پہینکنا، اور سانپ کا شکار کرنا کھیل سکتا ہے ...)۔

دیکھیں: الدر المختار (6 / 404)۔

پہلی شرط:

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

مہارت و تجربہ اور اس طرح کے کھیل کو اچھی طرح سمجھنا، اور یہ مہارت و تجربہ بار بار کھیلنے اور کثرت کے ساتھ مشق کرنے سے ہی حاصل ہوگی، اور اتنی ٹریننگ کی جائے کہ اچھی طرح مہارت حاصل ہو جائے، اور اگر اسے سیکھنے اور ٹریننگ کرنے کی بنا پر کوئی فرض ضائع ہوتا ہو یا پھر کوئی سنت ختم ہو رہی ہو، یا مندوب رہ جائے تو پھر یہاں حرام ہونے کا قول ہی کہا جائیگا، لیکن اگر تربیت و ٹریننگ اس کے بغیر ہو تو پھر یہ جائز ہے، اور اسی طرح اس کو دیکھ کر تفریح حاصل کرنا بھی جائز ہوگا۔

دوسری شرط:

کھلاڑی کے غالب گمان اپنی سلامتی ہو، اور اگر عدم سلامتی کا ہلکا سا گمان ہو، یا پھر سلامتی میں شک ہو تو اس وقت یہ کھیل حرام ہوگا، کیونکہ یہ اسے ہلاکت میں ڈالنے کی طرف لے جانے کا باعث ہے، اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو البقرة (195)۔

تیسری شرط:

وہ کھیل مال پر نہ ہو، کیونکہ اس طرح کے لہو و لعب میں عوض رکھنا حرام ہے، اس لیے کہ یہ ناحق لوگوں کا مال کھانا شمار ہوتا ہے، جبکہ اس وقت کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

دیکھیں: بغیة المشتاق فی حکم اللہو و اللعب و السباق صفحہ نمبر (156 - 157)۔

میں کہتا ہوں: اور باقی سب اوقات کو چھوڑ کر اسے خوشی سرور کے ایام کے ساتھ مقید کرنا ایسی شرط ہے جو سابقہ شروط میں درج ہونا متعین ہے، اس اعتبار سے کہ اس قول کے صحیح ہونے کی جو دلیل - مسجد میں بعض حبشیوں کا کھیلنے والی بعض روایات سے - دی گئی ہے، تو وہ ایام عید کے ساتھ مقید ہے، اور سب خوشی و سرور کے مواقع اسی معنی میں آتے ہیں۔

اور اسی طرح اس کے جائز ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہاں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، اور کھلاڑیوں کا ستر بھی ننگا نہ ہو، اور جادو والے کھیل منع ہوں۔